حافظ خلف بن سالم

قرون اولیٰ کا ایک جلیل القدر سندھی محدث

حافظ محمد اسمٰعیل

قرون اولیٰ کے سندھی محدثین اور علماء میں سے کئی ایسی اونچی شخصیتیں ہیں جن سے آج سندھ کا کوئی شخص واقف نہیں۔ سندھی علماء کے تذکروں میں ان کے حالات تو کجا ان کے نام بھی نظر نہیں آتے۔ آیئے آج تیسری صدی کے ایک نامور محدث خلف بن سالم کی سوانح و آثار کا اجمالی تذکرہ رجال و اسانید کے دفتر سے معلوم کریں۔

آپ کی کنیت ابو محمد اور نام خلف بن سالم تھا آل المہلب کے ساتھ ولاء کا تعلق تھا۔ اس لئے آپ کو مولیٰ آل المہلب اور مہلبی بھی کہا جاتا تھا۔

مولیٰ کا لفظ جیسا کہ علامہ نووی نے تہذیب الاسماء واللغات کے مقدمہ میں تصریح کی ہے اگرچہ زیادہ تر حلیف اور مولی الموالاۃ ہی کے معنی میں مستعمل ہے تاہم چونکہ مولیٰ آزاد کردہ غلام کو بھی کہتے ہیں اس لئے لفظی شارکت کی بناء پر بعض وقت دھوکہ ہوجاتا ہے۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بھی بعض لوگوں کو یہی مغالطہ ہوا ہے کہ وہ مولیٰ کے معنی غلام کے سمجھے لیکن خود امام اعظمؒ کی تصریح اس کے برخلاف موجود ہے۔ جیسا کہ امام طحاوی کی کتاب مشکل الآثار کی اس روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

ابو عبدالرحمٰن المقری نے کہا کہ میں امام ابو حنیفہ کے پاس آیا تو وہ مجھ سے دریافت کرنے لگے تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا ایک ایسا شخص کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ذریعہ

احسان فرمایا ہے (یعنی تو مسلم) امام صاحب نے فرمایا یوں نہ ہو بلکہ ان قبائل میں سے کسی سے موالات کرلو جس سے تمہارا بھی انتساب انہیں کی طرف ہونے لگے گا کیونکہ خود میں بھی ایسا ہی تھا۔ خلف بن سالم کو مولیٰ آل المہلب بھی تو اسی نسبت سے کہا جاتا ہے۔

آپ بہت بڑے حفاظ حدیث میں سے تھے چنانچہ امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں آپ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔

(الحافظ الکبیر یعنی بڑے حافظ آپ سندھی تھے لیکن تذکروں سے یہ نہ معلوم ہو سکا کہ آیا ان کے والد مسلمان ہوئے تھے یا دادا۔

آپ کے اساتذہ میں بڑے نامور محدثین شامل ہیں جیسے یحییٰ بن سعید القطان (المتوفی ۱۹۸ھ) عبدالرحمن بن مہدی (المتوفی ۱۹۸ھ) اسماعیل بن ابراہیم ابن علیہ (المتوفی ۱۹۲ھ) عبدالرزاق بن ہمام (المتوفی ۲۱۱ھ) ھشیم بن بشیر (المتوفی ۱۸۳ھ) ابن ادریس عبداللہ بن ادریس الکوفی (المتوفی ۱۹۲ھ) معن بن عیسیٰ القزاز (المتوفی ۲۱۹ھ) ابوبکر بن عیاش المتوفی ۱۹۳ھ محمد بن جعفر غندر المتوفی ۱۹۳ھ) ابونعیم الفضل بن دکین المتوفی ۲۱۹ھ یزید بن ہارون المتوفی ۲۰۶ھ وہب بن جریر البصری المتوفی ۲۰۶ھ محمد بن عبداللہ بن نمیر (المتوفی ۲۳۴ھ) ابواحمد الزبیری محمد بن عبداللہ الاسدی الکوفی (المتوفی ۲۰۳ھ) سعد بن ابراہیم بن سعد (المتوفی ۲۰۱ھ) یعقوب بن ابراہیم بن سعد الزہری المتوفی ۲۰۸ھ) اور ان کے علاوہ بہت سے اساتذہ تھے۔

آپ کے شاگردوں میں مندرجہ ذیل محدثین قابل ذکر ہیں۔

احمد بن ابی خیثمہ (المتوفی ۲۷۹ھ) ابوحاتم الرازی محمد بن ادریس الحنظلی المتوفی سنہ (یہ بخاری کے استاد ہیں) ابوزرعہ عبدالرحمن بن عمرو الدمشقی (المتوفی ۲۸۱ھ) (محدث شام) یعقوب بن شیبہ المتوفی ۲۶۲ھ، یحییٰ بن عبدک القزوینی المتوفی سنہ عثمان بن سعید الدارمی المتوفی ۲۸۰ھ یعقوب بن یوسف المطوعی المتوفی سنہ عباس بن محمد الدوری المتوفی ۲۷۱ھ اسمعیل بن ابی الحارث اسد بن شاہین المتوفی ۲۵۸ھ۔ حاتم بن اللیث المتوفی سنہ جعفر بن محمد

الطیالسی المتوفی سنہ ۲۸۲ھ، الحسن بن علی العمری المتوفی سنہ ۲۹۵ھ، ابوالقاسم عبداللہ بن محمد البغوی المتوفی سنہ ۳۱۰ھ، احمد بن علی الابار المتوفی سنہ ۲۹۰ھ، ابوبکر احمد بن علی بن سعد المروزی المتوفی سنہ ۲۹۲ھ، احمد بن الحسن الصوفی المتوفی سنہ ،

امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی (صاحب السنن) فرماتے ہیں کہ میں نے خلف بن سالم سے پانچ احادیث سنی جنہیں میں احمد بن حنبل سے سن چکا تھا۔

امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی (صاحب السنن) فرماتے ہیں کہ میں نے خلف بن سالم سے پانچ احادیث سنی جنہیں میں احمد بن حنبل سے سن چکا تھا۔

امام نسائی آپ سے ایک شخص کے واسطے سے روایت کرتے ہیں۔

علی بن سہل البزار فرماتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے سنا وہ فرماتے تھے کہ خلف بن سالم بلاشبہ سچے ہیں۔

المروزی فرماتے ہیں کہ احمد بن حنبل فرماتے تھے کہ خلف بن سالم پر ان (عیوب و نقائص صحابہ ہیں) احادیث کے جمع کرنے کی وجہ سے تنقید کرتے ہیں لیکن مجھے جہاں تک علم ہے وہ جھوٹے نہیں ہیں۔

ہر زمانے میں بعض لوگ بڑے محدثین پر جھوٹے الزام لگایا کرتے ہیں تاکہ ان کو کس طرح کمزور کر دیا جائے۔ خلف بن سالم پر بھی اس قسم کے الزامات لگائے گئے لیکن امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن معین نے ان الزامات کو بالکل بے بنیاد قرار دیا ہے۔ جیسے کہ مندرجہ ذیل روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

ابوبکر الخطیب البغدادی نے تاریخ بغداد میں اور حافظ ذہبی نے میزان الاعتدال میں لکھا ہے کہ عبدالخالق بن منصور فرماتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کہ خلف بن سالم المخرمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے انہوں نے فرمایا صدوق (یعنی سچے ہیں) تو میں نے کہا کہ اے ابوزکریا (یہ یحییٰ بن معین کی کنیت ہے) وہ اصحاب رسول ؐ کے عیوب و نقائص کے بارے میں احادیث بیان کرتا ہے تو یحییٰ بن معین نے فرمایا کہ وہ ان احادیث کو جمع

ذکر تا تھا لیکن بیان نہیں کرتا۔

آپ غالباً ان احادیث سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے جمع کرتے ہوں گے جیسے کہ حفاظ حدیث کو لاکھوں موضوع احادیث یاد تھیں۔ اب ان کے بارے میں کہا جائے چونکہ وہ جھوٹی احادیث جمع کرتے اور یاد کرتے تھے اس لئے وہ ضعیف اور نا قابل اعتبار تھے تو یہ کس طرح صحیح ہوگا؟

امام احمد مزید فرماتے ہیں کہ میں خلف بن سالم کو اچھی طرح جانتا ہوں وہ نہایت ہی ایمان دار اور صاحب عفت ہیں۔

امام نسائی اور ابوحاتم الرازی فرماتے ہیں خلف بن سالم قابل اعتماد ہیں۔

حمزۃ الکنانی اور ابن حبان نے انہیں شریف اور سمجھدار محدثین میں سے شمار کیا ہے۔

آپ کے شاگرد مشہور محدث یعقوب بن شیبہ فرماتے ہیں۔ آپ قابل اعتماد اور معتبر تھے نیز انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ محدث حمیدی (استاذ البخاری) اور مسعود دونوں سے زیادہ قابل اعتماد تھے حافظ ذہبی، ابن خیثمہ، امام بخاری، ابن سعد، اور خطیب بغدادی متفق ہیں کہ آپ کی وفات بغداد میں ۲۳۱ھ میں ہوئی تھی، اتوار کا دن تھا اور رمضان المبارک کی ۲۳ تاریخ تھی، اور آپ کی عمر ۷۹ سال تھی۔

ابو غالب علی بن احمد بن النضر کہتے ہیں کہ آپ کی وفات ۲۳۲ھ میں ہوئی اور ابو حسان الزیادی کہتے ہیں کہ اس وقت آپ کی عمر ۷۰ سال تھی لیکن آپ کی وفات اور عمر کے بارے میں پہلا قول راجح ہے جس پر اکثر مورخین کا اتفاق ہے۔

ابن سعد، الطبقات الکبیر، میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے ایک مسند تصنیف کیا تھا جس میں احادیث رسولؐ جمع کی تھیں۔

لیکن تا حال اس کے بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔

(حوالہ کے لئے دیکھئے)

لہ میزان الاعتدال للامام الذہبی ج ۱ ص ۳۱۰

(۲) تذکرۃ الحفاظ للامام الذہبی ج ۲ ص ۱۶۵

(۳) تاریخ بغداد للخطیب البغدادی ص ۳۲۸ - ۳۳۰ ج ۸

(۴) تہذیب التہذیب لابن حجر ج ۳ ص ۱۵۲

(۵) الطبقات الکبیر لابن سعد ج ۷ قسم ۲ ص ۹۲ طبع لیدن

(۶) کتاب الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم ج ۱ قسم ۲ ص ۳۷۱

(۷) التاریخ الکبیر للامام البخاری ج ۲ قسم ۱ ص ۱۷۹

ہمعات

فارسی

تصوف کی حقیقت اور فلسفہ "ہمعات" کا موضوع ہے اس میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے تاریخ تصوف کے ارتقا پر بحث فرمائی ہے۔ نفس انسانی تربیت و تزکیہ سے جن بلند منازل پر فائز ہوتا ہے اس میں اس کا بھی بیان ہے۔

قیمت دو روپے